

خطبہ (۱۹)

حضرت اپنے اصحاب کو نیجت فرمایا کرتے تھے

نماز کی پابندی اور اس کی غمہداشت کرو اور اسے زیادہ سے زیادہ بجالا و اور اس کے ذریعہ سے اللہ کا تقریب چاہو، کیونکہ نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ واجب کی گئی ہے۔

کیا (قرآن میں) دوزخیوں کے جواب کو تم نہیں سنا کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ: ”کونی چیز تمہیں دوزخ کی طرف کھیچ لائی ہے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ بلاشبہ نماز گناہوں کو جھاڑ کر اس طرح الگ کر دیتی ہے جس طرح (درخت سے) پتے جھڑتے ہیں اور انہیں اس طرح الگ کرتی ہے جس طرح (چوپاؤں کی گردنوں سے) پھنڈے کھوں کر انہیں رہا کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز کو اس گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو کسی شخص کے گھر کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں دن رات پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا امید کی جاسکتی ہے کہ اس کے (جسم پر) کوئی میل رہ جائے گا؟ نماز کا حق تو وہی مردان با خدا پہچانتے ہیں جنہیں متع دنیا کی سچ دھج اور مال و اولاد کا سرور دیدہ و دل اس سے غفلت میں نہیں ڈالتا۔

(چنانچہ) اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: ”کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے تجارت غافل کرتی ہے، نہ خرید و فروخت“۔ اور رسول اللہ ﷺ باوجود یہ انہیں جنت کی نوید دی جا چکی تھی (بکثرت) نماز پڑھنے سے اپنے کو زحمت و تعب میں ڈالتے تھے۔ چونکہ انہیں اللہ کا ارشاد تھا کہ: ”اپنے گھروں والوں کو نماز

(۱۹۷) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

کاتب یوں صنی بہ آصحابہ

تَعَاهَدُوا أَمْرَ الصَّلَاةِ، وَ حَفِظُوا عَلَيْهَا،
وَ اسْتَكْثِرُوا مِنْهَا، وَ تَقَرَّبُوا بِهَا، فَإِنَّهَا
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتْبًا مَوْقُوتًا۔

آ لَا تَسْمَعُونَ إِلَى جَوَابِ أَهْلِ
النَّارِ حِينَ سُئِلُوا: ﴿مَا سَلَكَكُمْ
فِي سَقَرَ﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنْ
الْمُصَلِّيِّنَ﴾ وَ إِنَّهَا لَتَحْتُ
الذُّنُوبِ حَتَّى الْوَرَقِ، وَ تُطْلُقُهَا
إِطْلَاقَ الرِّبْقِ،

وَ شَبَّهُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَمَّةِ تَكُونُ
عَلَى بَابِ الرَّجْلِ، فَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنْهَا فِي
الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَا عَسَى أَنْ
يَبْقَى عَلَيْهِ مِنَ الدَّارِنِ؟ وَ قَدْ عَرَفَ حَقَّهَا
رِجَالٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ لَا تَشَغِّلُهُمْ
عَنْهَا زِيَّةٌ مَنَاعٍ، وَ لَا قُرَّةُ عَيْنٍ مِنْ وَلَدٍ
وَ لَا مَالٍ.

يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ﴿رِجَالٌ لَا
تُلْمِيهِمْ تِجَارَةً وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكُوْنَةِ﴾۔
وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَصِيبًا بِالصَّلَاةِ
بَعْدَ التَّبَشِّيرِ لَهُ بِالْجَنَّةِ، لِقَوْلِ اللَّهِ

کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو۔۔۔ چنانچہ حضرت اپنے گھر والوں کو خصوصیت کے ساتھ نماز کی تاکید بھی فرماتے تھے اور خود بھی اس کی کثرت و بجا آوری میں زحمت و مشقت برداشت کرتے تھے۔۔۔

پھر مسلمانوں کیلئے نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو بھی تقرب خدا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے تو جو شخص اسے برضاء و رغبت ادا کرے گا، اس کیلئے یہ گناہوں کا کفارہ اور دوزخ سے آڑ اور بچاؤ ہے۔ (دیکھو! ادا کرنے کے بعد) کوئی شخص اس کا خیال تک دل میں نہ لائے اور نہ اس پر زیادہ ہائے وائے مچائے، کیونکہ جو شخص دل لگن کے بغیر زکوٰۃ دے کر اس سے بہتر چیز کیلئے چشم براہ رہتا ہے وہ سنت سے بے خبر، اجر کے اعتبار سے نقصان اٹھانے والا، غلط کار اور داعی پر پیشانی و ندامت میں گرفتار ہے۔

پھر امانت کا ادا کرنا ہے۔ جو اپنے کو امانت کا اہل نہ بنائے وہ نا کام و نامراد ہے اس امانت کو مضبوط آسمانوں، پھیلی ہوئی زمینوں اور لمبے چوڑے گڑے ہوئے پہاڑوں پر پیش کیا گیا، بھلا ان سے تو بڑھ کر کوئی چیز لمبی، چوڑی، اوپھی اور بڑی نہیں ہے، تو اگر کوئی چیز لمبائی چوڑائی یا قوت اور غلبہ کے بل بوتے پر سرتاپی کر سکتی ہوتی تو یہ سرتاپی کر سکتے تھے، لیکن یہ تو اس کے عقاب و عتاب سے ڈر گئے اور اس چیز کو جان گئے جسے ان سے کمزور تر مخلوق انسان نہ جان سکا۔ ” بلاشبہ انسان بڑا ناصاف اور بڑا جاہل ہے۔“

یہ بنگان خدارات (کے پردوں) اور دن (کے اجالوں) میں جو گناہ کرتے ہیں وہ اللہ سے ڈھکے چھپے ہوئے نہیں۔ وہ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز سے آگاہ اور ہر شے پر اس کا علم محيط ہے۔ تمہارے ہی اعضاء

سُبْحَانَهُ: ﴿وَأَمْرُ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾، فَكَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَهْلَهُ وَ يَصِيرُ عَلَيْهَا نَفْسَهُ.

ثُمَّ إِنَّ الرَّحْمَةَ جُعِلَتْ مَعَ الصَّلَاةِ فُرْزَبَانًا لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَمَنْ أَعْطَاهَا طَيِّبَ النَّفْسِ بِهَا، فَإِنَّهَا تُجْعَلُ لَهُ كَفَارَةً، وَ مَنْ أَعْطَاهَا غَيْرَ طَيِّبِ النَّفْسِ بِهَا، يَرْجُو بِهَا مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهَا، فَهُوَ جَاهِلٌ بِالسُّنْنَةِ، مَغْبُونُ الْأَجْرِ، ضَالُّ الْعَمَلِ، طَوِيلُ النَّدَمِ.

ثُمَّ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ، فَقَدْ خَابَ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا، إِنَّهَا عُرِضَتْ عَلَى السَّمَوَاتِ الْمُبَيْنَيَّةِ، وَ الْأَرْضِينَ الْمُدْحُوَّةِ، وَ الْجِبَالِ ذَاتِ الطُّولِ الْمُنْصُوبَةِ، فَلَا أَطْوَلَ وَ لَا أَعْرَضَ، وَ لَا أَعْلَى وَ لَا أَعْظَمَ مِنْهَا. وَ لَوْ امْتَنَعَ شَيْءٌ بِطُولٍ أَوْ عَرْضٍ أَوْ قُوَّةٍ أَوْ عِزٍّ لَامْتَنَعْنَ، وَ لَكِنَّ أَشْفَقُنَ مِنَ الْعُقُوبَةِ، وَ عَقْلُنَ مَا جَهَلَ مَنْ هُوَ أَضْعَفُ مِنْهُنَّ، وَ هُوَ الْإِنْسَانُ، ﴿إِنَّهُ كَانَ ظَلُونَ مَا جَهُنَّلَ﴾.

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى لَا يَخْفِي عَلَيْهِ مَا الْعِبَادُ مُقْتَرِفُونَ فِي لَيْلِهِمْ وَ نَهَارِهِمْ، لَطْفَ بِهِ

اس کے سامنے گواہ بن کر پیش ہوں گے اور تمہارے ہی ہاتھ پاؤں اس کے لاٹکر ہیں اور تمہارے ہی قلب و ضمیر اس کے جاسوس ہیں اور تمہاری تہائیوں (کے عشرت کدے) اس کی نظروں کے سامنے ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۹۸)

خدا کی قسم! معاویہ مجھ سے زیادہ چلتا پڑہ اور ہوشیار نہیں ہے، مگر فرق یہ ہے کہ وہ غداریوں سے چوتا نہیں اور بدکدراریوں سے باز نہیں آتا۔ اگر مجھے عیاری و غداری سے نفرت نہ ہوتی تو میں سب لوگوں سے زائد ہوشیار و وزیر ک ہوتا، لیکن ہر غداری گناہ اور ہر گناہ حکم الہی کی نافرمانی ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن ہر غدار کے ہاتھوں میں ایک جھنڈا ہو گا جس سے وہ پچانچا جائے گا۔ خدا کی قسم! مجھے ہتھکنڈوں سے غفلت میں نہیں ڈالا جاسکتا اور نہ سختیوں سے دبایا جاسکتا ہے۔

--☆☆--

خُبْرًا، وَ أَحَاطَ بِهِ عِلْمًا، أَعْضَاوْكُمْ
شُهُودَةً، وَ جَوَارِ حُكْمٍ جُنُودَةً، وَ ضَيَّاعَرُ كُمْ
عِيُونَهُ، وَ خَلَوَاتُكُمْ عِيَانَهُ.

-----☆☆-----

(۱۹۸) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

وَاللَّهُ! مَا مُعَاوِيَةٌ بِأَذْهَى مِنْيِ،
وَ لِكِنَّهُ يَغْدِرُ وَ يَفْجُرُ، وَ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ
الْغَدْرِ لَكُنْتُ مِنْ أَذْهَى النَّاسِ، وَ لِكِنْ
كُلُّ غَدْرٍ فَجْرَةٌ، وَ كُلُّ فَجْرَةٍ كَفْرَةٌ.
وَ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوْلَاءٌ يُعْرَفُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.
وَاللَّهُ! مَا أُسْتَغْفَلُ بِالْمُكْبِدَةِ،
وَلَا أُسْتَغْمِرُ بِالشَّدِيدَةِ.

-----☆☆-----

۱۔ وہ افراد جو مذہب و اخلاق سے بیگانہ، شرعی قید و بند سے آزاد اور جزا و سزا کے تصور سے نا آشنا ہوتے ہیں، ان کیلئے مطلب برآری کیلئے جیل و ذرائع کی کمی نہیں ہوتی۔ وہ ہر منزل پر کامیابی و کامرانی کی تدبیریں نکال لیتے ہیں۔ لیکن جہاں انسانی و اسلامی تقاضے اور اخلاقی و شرعی حد میں روک بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں وہاں حیلہ و تدبیر کامیداں تنگ اور جوانا کا عمل کی وسعت محدود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ معاویہ کا نفوذ و تسلط انہی تدبیر و حکیم کا تیجہ تھا کہ جن پر عمل پیرا ہونے میں اسے کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ مثلاً وحram کا سوال اس کیلئے سرداہ ہوتا تھا اور نہ پاداش آخترت کا کوئی خوف اسے ان مطلق العناینوں اور پیਆ کیوں سے روکتا تھا۔ جیسا کہ امام راغب اصفہانی اس کی سیرت و کردار کا جائزہ لیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ غَايِثُ إِلَّا دَرْكُ الْغَايِيَةِ بِالْخَلِيلَةِ حَلَّ أَوْ حَرْمَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي بِالْدِينِ وَ لَا
يَتَفَكَّرُ فِي سَخْطِ رَبِّ الْعَلَمِينَ.

اس کا ملکح نظر یہی ہوتا تھا کہ جس طرح بن پڑے اپنا مطلب پورا کرو۔ مثلاً وحram سے اسے کوئی واسطہ تھا، نہ دین کی اسے کوئی پرواہ تھی اور نہ خدا کے غصب کی کوئی فکر تھی۔ (محاضرات)